فتنوں کی نشاندہی

محدث زمانہ حضرت العلامہ مولانا محمد یوسف بنوریؒ امت کے عام وخاص فتنوں کا تذکرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: عوام زیادہ تر اخلاقی فتنوں میں مبتلا اور بدعملی کے شکار ہیں فرائض میں تکاسل وتساہل، معاملات اور معاشرت میں بدعملی کا دور دورہ ہے اور بہت سے فتنے اس بدعملی کے نتائج ہیں۔ عریانی وبے حیائی، فواحش ومنکرات مخلوط تعلیم، مردوزن کے مخلوط اجتماعات، تھیٹر اور سینما، ریڈیو اور ٹیلی ویژن، زناکاری وعیاشی، رشوت وخیانت، جھوٹ ودغابازی، غیبت اور چغلی، حرام خوری کی نت نئی صورتیں کہاں تک شمار کیا جائے؟ اس کے ساتھ طبقہ خواص بھی فتنوں سے خالی نہیں سرسری نظر سے چند خطرناک باتوں کا ذکر کرنا ناگزیر ہے۔

مصلحت اندیشی کا فتنہ: یہ فتنہ ذمہ داران دین وعلم میں رونما ہے، کوئی دینی یا علمی خدمت کی جائے اس میں پیش نظر دنیاوی مصالح رہتے ہیں۔ اس فتنہ کی بنیا دنفاق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سی دینی وعلمی خدمات برکت سے خالی ہیں۔

ہردلعزیزی کا فتنہ: جو بات کہی جاتی ہے اس میں یہ خیال رہتا ہے کہ کوئی بھی ناراض نہ ہو۔ سب خوش رہیں اس فتنہ کی اساس حب جاہ ہے جو ایک ناقابل اعتبار شی ہے ایسا شخص حق بات نہیں کہہ سکتا۔

اپنی رائے پر جمود واصرار کا فتنہ: اپنی بات کو صحیح سمجھنا، دوسروں کی بات کو لائق التفات نہ سمجھنا، یہ اعجاب بالرائے کا فتنہ ہے۔ اس کی وجہ سے دوسرے کی بلکہ اپنے بڑوں کی بھی صحیح اور مخلصانہ بات سننا گوارا نہیں ہوتا۔

سوءظن کا فتنہ: ہر شخص یا جماعت کا خیال یہ ہے کہ ہماری نیت بخیر ہے ہم ہی مخلص ہیں باقی سب خودغرض ہیں، ان کی نیت صحیح نہیں بلکہ اغراض پر مبنی ہیں اس کا منشا بھی عجب وکبر ہے **ان اللہ لا یحب المتکبرین**۔

حب شہرت کا فتنہ: کوئی دینی یا علمی یا سیاسی کام کیا جائے، آرزو یہی ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ داد ملے، تعریف ہو، شہرت ہو۔ درحقیقت اخلاص کی کمی یا فقدان سے اور ریاکاری کی خواہش سے یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے جو حقیقت میں شرک خفی ہے۔ اخلاص ہی تمام اعمال میں قبول عنداللہ کا معیار ہے اعمال کا وزن اسی سے بڑھتا ہے۔

خطابت یا تقریر کا فتنہ: لن ترانیاں بڑھتی جارہی ہیں عملی کام صفر کے درجہ میں، خطیب اس انداز سے تقریر کرتا ہے گویا تمام جہاں کا درد اس کی دل میں ہے لیکن عمل اور اخلاص کا محافظ تو اللہ ہی ہے قرآن کہتا ہے **یا ایھا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتاً عند اللہ أن تقولوا مالا تفعلون**۔ ترجمہ: اے ایمان والو! کیوں کہتے ہومنہ سے وہ بات جو تم کرتے نہیں ہو؟ بڑی ناپسند اور بیزاری کی بات ہے اللہ کے ہاں کہ کہو وہ چیز جو نہ کرو۔

اہل علم واہل اصلاح کا پہلا فرض یہ ہے کہ خود صحیح ہوں اور ایمان وتقوی اور اعمال واخلاق سے آراستہ ہوں اور دوسرا فرض یہ ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے منصب پر قائم ہوں اور صراط مستقیم کی طرف امت کی راہ نمائی کریں۔ اگر ان میں کسی قسم کا نقص (اعتقادی، اخلاقی یا عملی) دیکھے تو اس کی لئے بے چین ہو جائیں اور اس کی اصلاح کی صحیح تدابیر کریں۔ **اللھم وفقنا لما تحب وترضی من القول والفعل والنیۃ والھدی۔ وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ وسلم**۔

(دور حاضر کے فتنے اور ان کا علاج)